ان سارے کاموں کے لیے والدین پر لازم ہے کہ اپنے بچوں کو وقت دیں۔ خصوصاً ابتدائی تربیت میں والدہ کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے، کیونکہ بچے والد سے زیادہ والدہ کے ساتھ وقت گزارتے ہیں۔ اس لیے والدہ پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو والدین کی ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں۔

کچھ بچے سکول آ کر بگڑ جاتے ہیں۔ اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

(الف) سکول کا غلط انتخاب: بچے کو سکول بھیجتے وقت سکول کا صحیح انتخاب کرنا بھی ضروری ہوتا ہے والدین کا واحد معیار یہ نہیں ہونا چاہیے کہ اس سکول میں پڑھائی کیسی ہے؟ بلکہ یہ بھی مدنظر رکھنا چاہیے کہ سکول کا تربیتی منہج کیسا ہے؟ پڑھانے والے استاد کیسے ہیں؟ سکول کا علمی وعملی ماحول کیسا ہے؟

(ب) مضمون کا غلط انتخاب: والدین اپنے ذہن کے مطابق بچے کے لیے مضمون کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ والدین کو بچے کے ذہن اور اس کی صلاحیت، اس کا رجحان سمجھ کر اسی مضمون کا انتخاب کر لینا چاہیے جو بچے کے لیے مناسب ہو۔ کیونکہ ہر بچے کا الگ الگ ذہن ہوتا ہے، جدا جدا صلاحیت اور رجحان ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے ہر انسان کو مختلف صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس لیے بچے کو اسی مضمون کا انتخاب کرنا چاہیے جس میں اس کا ذہن کام کرتا ہے یا جس کو وہ چاہتا ہے۔ اگر والدین اپنی مرضی سے مضمون کا انتخاب کرتے ہیں تو اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اکثر بچے پڑھائی چھوڑ دیتے یا گھر سے باغی ہو جاتے ہیں۔

الغرض بچے کے اچھا یا برا بننے میں والدین کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے، کیونکہ بچے کی پہلی اور اصل تربیت گاہ اپنا گھر ہوتی ہے۔ اور پہلا استاد اپنے والدین ہوتے ہیں۔ آپ ایک والد یا والدہ ہونے کے ناطے اپنے بچوں کو وقت دیں۔ ان کو صحیح اور غلط سمجھائیں۔ اسلامی آداب، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، عبادات، حقوق العباد، اٹھنا بیٹھنا، دوسروں کے ساتھ تعلقات، والدین کی اہمیت، ان کا مقام ومرتبہ، معاشرے کی خوبیاں اور خامیاں، رشتہ داروں کے ساتھ میل جول، مسلمانوں کے ساتھ، عام لوگوں کے ساتھ تعلقات، دوسروں سے لین دین، الغرض ہر وہ چیز جو ایک انسان کو مکمل زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہوتا ہے، وہ سب سمجھانا والدین پر فرض ہے۔ کیونکہ یہی وقت ہوتا ہے کہ بچہ کا ذہن ایک خالی کاغذ کی مانند ہوتا ہے، آپ کی مرضی ہے اس کاغذ پر جس طرح لکھ لیں، وہی آخر تک بچے کے دل ودماغ میں نقش کر جاتا ہے۔ ایک مثال بہت مشہور ہے کہ ایک ٹیچر نے پڑھاتے ہوئے بچوں سے یہ سوال کیا کہ جو جنت میں جانا چاہتا ہو ہاتھ کھڑا کرے۔ تو سب نے ہاتھ کھڑے کر دیے ایک نے